السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہم ایک مجلس میں سورۃ الاعلیٰ کی دو آیات کریمہ نمبر ۱۸، نمبر ۱۹ کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے، جو یہ ہیں :

اِنَّ ہٰذَا لَفِی الصُّحُفِ الْاُولٰی ۱۸ صُحُفِ اِبْرٰہِیْمَ وَمُوْسٰی ۱۹ ... سورۃ الاعلی

''یہ باتیں پہلی کتابوں میں بھی ہیں (18) (یعنی) ابراہیم اور موسیٰ کی کتابوں میں۔''

سوال یہ ہے کہ سورۃ الاعلیٰ کا سبب نزول کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے اس مقام پر حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ کی کتابوں کی بجائے ان کے صحیفوں کا ذکر کیوں کیا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بعض مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم پر صحف نازل فرمائے تھے۔ صحف، صحیفہ کی جمع ہے اور صحیفہ اسے کہتے ہیں جس میں حکمتیں، مواعظ اور احکام لکھے ہوں۔ اسی طرح موسیٰ پر بھی تورات سے پہلے نازل کیے گئے تھے۔ اگرچہ ان صحائف کی تعداد میں اختلاف ہے، تاہم اللہ تعالیٰ نے سورۃ النجم میں بھی ان کا ذکر فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

أَم لَم يُنَبَّأ بِما فى صُحُفِ موسىٰ ٣٦ وَإِبرٰهيمَ الَّذى وَفّىٰ ٣٧ ... سورۃ النجم

''کیا اسے اس چیز کی خبر نہیں دی گئی جو موسیٰ (علیہ السلام) کے (36) اور وفادار ابراہیم (علیہ السلام) کے صحیفوں میں تھا۔''

صحف کا واحد صحیفہ ہے اور صحیفہ کاغذ وغیرہ کے اس صفحہ کو بھی کہتے ہیں، جس میں کلام اللہ لکھا جائے اور اس سے مراد وہ سب کچھ بھی ہو سکتا ہے، جو حضرت ابراہیم اور موسیٰ پر نازل ہوا۔ قرآن مجید کی تعریف میں بھی اللہ تعالیٰ نے یہ لفظ استعمال فرمایا ہے، ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

فى صُحُفٍ مُكَرَّمَةٍ ١٣ مَرفوعَةٍ مُطَهَّرَةٍ ١٤ ... سورۃ عبس

''(یہ تو) پر عظمت صحیفوں میں (ہے) (13) جو بلند وبالا اور پاک صاف ہے۔''

یہ اس وقت کی کیفیت کی طرف اشارہ ہے، جب قرآن مجید ابھی مکمل لکھا ہوا نہیں تھا یا ابھی مکمل نازل ہی نہیں ہوا تھا، شاید یہ مستقبل کے حوالے سے خبر ہو۔ بہرحال صحف کا لفظ کتب کی نسبت خاص ہے لیکن کبھی کبھی یہ دونوں لفظ ایک دوسرے کے مترادف بھی استعمال ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج4ص90

محدث فتویٰ